مقدس اشیاء قرآن، کعبہ شریف وغیرہ کی قسم کھانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0408 تاریخ:21-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ اللہ پاک کی ذات اور صفات کے علاوہ کسی کی قسم کھانا ناجائز ہے، کیا یہی حکم مقدس اشیاء مثلاً: مسجد، کعبہ شریف اور قرآن پاک وغیرہ کی قسم کا ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ و صفاتِ مبارکہ کے علاوہ کسی کی ذات مثلاً: ماں باپ، اولاد وغیرہ کی قسم کھانا شرعاً ناجائز و گناہ ہے، اسی طرح مقدس اشیاء کی قسم کھانا بھی ناجائز و گناہ ہے، جیسے مسجد کی قسم یا کعبہ شریف کی قسم۔ احادیث مبارکہ میں جو غیر خدا کی قسم کھانے سے ممانعت فرمائی گئی ہے، اس میں یہ تمام چیزیں شامل ہیں، البتہ قرآن مجید کی قسم اس سے مستثنیٰ ہے یعنی سچی بات پر قرآن مجید کی قسم کھانا، جائز ہے، کیونکہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور کلام اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت کے ساتھ قسم کھانے سے بھی قسم ہو جاتی ہے، لہٰذا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق قرآن کی قسم کھانے کی صورت میں وہ منعقد ہو جائے گی اور توڑنے کی صورت میں کفارہ لازم ہو گا۔

اللہ جل شانہ کی ذات وصفات کے علاوہ کسی بھی شے کی قسم کھانا، جائز نہیں، اس کے متعلق

صحیح مسلم شریف میں ہے: ”عن عبد اللہ بن دینار أنہ سمع ابن عمر، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کان حالفا فلا یحلف إلا باللہ “ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانے کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ صرف اور صرف اللہ کی قسم کھائے۔

(صحیح المسلم، ج03، ص1267، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

اسی طرح بخاری شریف میں ہے، حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد ماجد جناب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بیان کرتے ہیں: ”أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أدرك عمر بن الخطاب، وھو یسیر فی رکب، یحلف بأبیہ، فقال: ألا إن اللہ ینھا کم أن تحلفوا بآبائکم، من کان حالفا فلیحلف باللہ أو لیصمت۔۔قال عمر: فواللہ ما حلفت بھا منذ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ذاکرا ولا آثرا “ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب کو ایک قافلے میں چلتے ہوئے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھارہے ہیں، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: خبر دار! بے شک اللہ پاک تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، جو شخص قسم کھائے، تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا چُپ رہے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح قسم کھانے کی ممانعت سنی ہے، تب سے میں نے نہ اپنی طرف سے اور نہ ہی کسی دوسرے سے نقل کرتے ہوئے اس طرح کی قسم کھائی ہے۔ **(الصحیح لبخاری، ج8، ص132، دار طوق النجاۃ)**

اسی طرح حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو کعبہ شریف کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا، تو اس کو منع فرمایا، چنانچہ ترمذی شریف میں ہے: ”عن سعد بن عبیدۃ، أن ابن عمر سمع رجلا

يقول: لا والكعبة، فقال ابن عمر: لا يحلف بغير الله" ترجمہ: حضرت سعد بن عبیدہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کعبہ کی قسم تو حضرت ابن عمر نے فرمایا: اللہ کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھائی جائے۔

(سنن الترمذی، ج04، ص110، مطبعة مصطفى البابی الحلبی، مصر)

اوپر ذکر کی گئی حدیثِ بخاری کی تشریح کرتے ہوئے حضرت علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ مرقاۃ المفاتیح میں لکھتے ہیں: "(أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم): أيي مثلا، فإن المراد بالمنهي غير الله، وخص بالآباء لأنه كان عادة الأبناء (من كان حالفا): أي مريدا للحلف (فليحلف بالله): أي بأسمائه وصفاته (أو ليصمت)۔۔ ويكره الحلف بغير أسماء الله تعالى وصفاته، سواء في ذلك النبي صلى الله عليه وسلم والكعبة والملائكة والأمانة والحياة والروح وغيرها" ترجمہ: (بے شک اللہ پاک تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے) باپ کا ذکر مثال کے طور پر ہے، کیونکہ منع کی گئی چیز سے مراد اللہ کے علاوہ ہر شے ہے اور باپ کو اس لیے خاص کیا گیا، کیونکہ باپ کی قسم کھانا بیٹوں کی عادت تھی (جو شخص قسم کھائے) یعنی قسم کھانے کا ارادہ کرے (تو وہ اللہ کی قسم کھائے) یعنی اس کے ناموں یا اس کی صفات کی (یا چُپ رہے) اور اللہ کے ناموں اور صفات کے علاوہ کسی بھی شے کی قسم کھانا، مکروہ ہے، اس معاملے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم اور کعبہ، فرشتوں، امانت، زندگی اور روح وغیرہ کی قسم برابر ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج06، ص2234، دار الفکر، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے: "اما اليمين بغير الله ۔۔وهواليمين بالآباء والابناء والانبياء والملائكة صلوات الله عليهم والصوم والصلاة وسائر الشرائع والكعبة والحرم وزمزم والقبر والمنبر ونحو ذلك، ولا يجوز الحلف بشيء من ذلك۔۔۔ولو حلف بذلك لا يعتد به ولا حكم له اصلا " ترجمہ: بہر حال غیر اللہ کی قسم کھانا: اور وہ باپ، بیٹوں، انبیاء اور فرشتوں (علیهم الصلوٰۃ

والسلام)، روزے، نماز اور دیگر دینی احکام، کعبہ، حرم، زمزم، قبر، منبر اور اس کی مثل دیگر اشیاء کی قسم کھانا ہے اوران میں سے کسی بھی چیز کی قسم کھانا، جائز نہیں، اور اگر اس طرح کسی نے قسم کھا بھی لی، تو وہ قسم کھانے والا شمار نہیں ہو گا اور اس قسم کا اصلاً کوئی حکم (کفارہ) نہیں ہو گا۔

(بدائع الصنائع، ج3، ص21، دار الکتب العلمیة، بیروت)

قرآن مجید کی قسم کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "جھوٹی بات پر قرآن مجید کی قسم کھانا یا اٹھانا سخت عظیم گناہ کبیرہ ہے اور سچی بات پر قرآن عظیم کی قسم کھانے میں حرج نہیں اور ضرورت ہو تو اٹھا بھی سکتا ہے، مگر یہ قسم کو بہت سخت کرتا ہے، بلاضرورتِ خاصہ نہ چاہئے۔۔۔ ہاں مصحف شریف ہاتھ میں لے کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہنی اگر لفظا حلف وقسم کے ساتھ نہ ہو حلف شرعی نہ ہو گا، مثلاً: کہے کہ میں قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں کہ ایسا کروں گا اور پھر نہ کیا تو کفارہ نہ آئے گا۔" (فتاوی رضویہ، ج13، ص574،575، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے۔"

(بہار شریعت، ج02، حصہ09، ص301، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

15 صفر المظفر 1446ھ/21 اگست 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے